صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال رسول اللہ ﷺ إنما الأعمال بالنيات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ہشتم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی
۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی
۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر
۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱
۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَائْتِي أَبَا بَكْرٍ)). زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ.

[راجع: ٣٦٥٩]

سے میرے والد اور چچا نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے' انہیں محمد بن جبیر نے خبردی اور انہیں ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ ایک خاتون رسول کریم ﷺ کے پاس آئیں تو آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک حکم دیا۔ انہوں نے عرض کی' یارسول اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں گی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے نہ پانا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی۔ امام بخاری نے کہا حمیدی نے اس روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا بڑھایا ہے کہ آپ کو نہ پاؤں' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی وفات ہو جائے۔

تشریح: اس حدیث کو امام بخاری دلالت کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرت ﷺ نے عورت کے یہ کہنے سے کہ میں آپ کو نہ پاؤں یہ سمجھ لیا کہ مراد اس کی موت ہے۔ بعضوں نے کہا اس میں دلالت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آنحضرت ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صراحت کے ساتھ' باقی اشارے کے طور پر تو کئی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے۔ مثلاً یہ حدیث اور مرض موت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کی حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی اور باپ کو بلا بھیج' میں لکھ دوں' ایسا نہ ہو کوئی آرزو کرنے والا کچھ اور آرزو کرے اور وہ حدیث کہ صحابہ نے آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں' علی رضی اللہ عنہ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں مگر مجھ کو امید نہیں کہ تم علی رضی اللہ عنہ کو کرو گے۔ اس حدیث میں بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے بیان کیا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس بحث کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔

٢٥- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

((لاَ تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ))

باب نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ "اہل کتاب سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو"

٧٣٦١- وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الأَحْبَارِ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلاَءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ

(٧٣٦١) ابوالیمان امام بخاری کے شیخ نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبردی' انہیں زہری نے' انہیں حمید بن عبدالرحمن نے خبردی' انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ مدینے میں قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا جتنے لوگ اہل کتاب سے احادیث نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ کعب احبار

الْكَذِبَ. جھوٹ بولتے تھے۔

تشریح: کعب احبار رضی اللہ عنہ یہود کے بڑے عالم تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمان ہو گئے تھے۔

٧٣٦٢- حدَّثني مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ)) الآية. [راجع: ٤٤٨٥]

(٧٣٦٢) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو علی بن المبارک نے خبر دی' انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے' انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے لیے عربی میں کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو کیونکہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے تم پر نازل ہوا آخر آیت تک جو سورۂ بقرہ میں ہے۔

٧٣٦٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْدَثُ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللهِ وَغَيَّرُوهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلاً أَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ، لاَ وَاللهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ٢٦٨٥]

(٧٣٦٣) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی' انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ تازہ بھی ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اپنا دین بدل ڈالا اور اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے از خود بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ دنیا کا تھوڑا سا مال کما لیں۔ تمہارے پاس (قرآن و حدیث کا) جو علم ہے وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے منع کرتا ہے۔ واللہ! میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہو۔

تشریح: تمہارے پاس اللہ کا سچا کلام قرآن موجود ہے اس کی شرح حدیث تمہارے پاس ہے پھر بڑے شرم کی بات ہے کہ تم ان سے پوچھو۔ بہت سے علماء نے اس حدیث کے رو سے توراۃ اور انجیل اور اگلی آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرنا بھی مکروہ رکھا ہے

إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَائْتِي أَبَا بَكْرٍ)). زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ.

[راجع: ٣٦٥٩]

سے میرے والد اور چچا نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے' انہیں محمد بن جبیر نے خبر دی اور انہیں ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حکم دیا۔ انہوں نے عرض کی' یارسول اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے نہ پانا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی۔ امام بخاری نے کہا حمیدی نے اس روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا بڑھایا ہے کہ آپ کو نہ پاؤں' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی وفات ہو جائے۔

تشریح اس حدیث کو امام بخاری دلالت کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے یہ کہنے سے کہ میں آپ کو نہ پاؤں یہ سمجھ لیا کہ مراد اس کی موت ہے۔ بعضوں نے کہا اس میں دلالت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صراحت کے ساتھ' باقی اشارے کے طور پر تو کئی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے۔ مثلاً یہ حدیث اور مرض موت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کی حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی اور باپ کو بلا بھیج' میں لکھ دوں' ایسا نہ ہو کوئی آرزو کرنے والا کچھ اور آرزو کرے اور وہ حدیث کہ صحابہ نے آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں' علی رضی اللہ عنہ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں مگر مجھ کو امید نہیں کہ تم علی رضی اللہ عنہ کو کرو گے۔ اس حدیث میں بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے بیان کیا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس بحث کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔

٢٥- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ))

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ "اہل کتاب سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو"

٧٣٦١- وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الأَحْبَارِ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلاَءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ

(۷۳۶۱) ابوالیمان امام بخاری کے شیخ نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی' انہیں زہری نے' انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی' انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ مدینے میں قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا جتنے لوگ اہل کتاب سے احادیث نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ کعب احبار

کیونکہ ان میں تحریف اور تبدیلی ہوئی۔ ایسا نہ ہو ضعیف الایمان لوگوں کا اعتقاد بگڑ جائے لیکن جس شخص کو یہ ڈر نہ ہو اور وہ اہل کتاب سے مباحثہ کرنا چاہے اور اسلام پر جو اعتراضات وہ کرتے ہیں ان کا جواب دیتا ہو تو اس کے لیے مکروہ نہیں ہے بلکہ اجر ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔

٢٦- باب كَرَاهِيَةِ الْخِلاَفِ

باب احکام شرع میں جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان

٧٣٦٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ)) [راجع: ٥٠٦٠]

(٧٣٦٤) ہم سے اسحاق نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبردی' انہیں سلام بن ابی مطیع نے' انہیں ابو عمران الجونی نے' ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک تمہارے دل ملے رہیں قرآن پڑھو اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔

تشریح: یعنی جب کوئی شبہ در پیش ہو اور جھگڑا پڑے تو اختلاف نہ کرو بلکہ اس وقت قرأت ختم کر کے علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ۔ مراد حضرت کی جھگڑے سے ڈرانا ہے نہ کہ قرأت سے منع کرنا کیونکہ نفس قرأت منع نہیں ہے۔

٧٣٦٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ)). وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هَارُونَ الأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٠٦٠]

جسے دارمی نے وصل کیا۔

(٧٣٦٥) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبردی' کہا ہم سے ہمام بن یحیٰی بصری نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تمہارے دلوں میں اتحاد و اتفاق ہو قرآن پڑھو اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ اور یزید بن ہارون واسطی نے ہارون اعور سے بیان کیا' ان سے ابو عمران نے بیان کیا' ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔

٧٣٦٦- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ:

(٧٣٦٦) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم کو ہشام نے خبر دی' انہیں معمر نے' انہیں زہری نے' انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے' جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ آؤ میں

انتظامات نمود ہوتے رہتے ہیں۔ نئے نئے احکام صادر ہوتے رہتے ہیں اور جن لوگوں نے صفات فعلیہ کا اس بنا پر انکار کیا ہے کہ وہ حادث ہیں اور اللہ تعالیٰ حوادث کا محل نہیں ہو سکتا' وہ بیوقوف ہیں۔ قرآن و حدیث دونوں سے یہ ثابت ہے کہ وہ نئے نئے کام کرتا ہے۔ نئے نئے احکام اتارتا رہتا ہے۔ ان اللہ علی کل شئی قدیر آیات باب میں پہلے یہ فرمایا کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تنزیہہ ہوئی پھر فرمایا وہ سنتا اور جانتا ہے یہ اس کی صفات کا اثبات ہوا۔ اہلحدیث اس اعتقاد پر ہیں جو متوسط ہے درمیان تعطیل اور تشبیہ کے۔ معطلہ تو جہمیہ اور معتزلہ ہیں جو اللہ کی ان تمام صفات کا انکار کرتے ہیں جو مخلوق میں بھی پائے جاتے ہیں جیسے سننا' دیکھنا' بات کرنا وغیرہ اور مشبہ مجسمہ ہیں جو اللہ پاک کی تمام صفات کو مخلوق سے مشابہت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی آدمی کی طرح گوشت پوست سے مرکب ہے۔ ہماری ہی طرح مترادف آنکھیں رکھتا ہے۔ حالانکہ لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر۔ اہل حدیث صفات باری کو کسی مخلوق سے مشابہت نہیں دیتے۔

٧٥٢٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللهِ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ.

[راجع: ٢٦٨٥]

(٧٥٢٢) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے حاتم بن وردان نے بیان کیا' کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا' ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کیونکر سوال کرتے ہو' تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے' تم اسے پڑھتے ہو' وہ خالص ہے اس میں کوئی ملاوٹ نہیں۔

٧٥٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ ﷺ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ؟ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللهِ وَغَيَّرُوا، فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلاً أَوَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ، عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلاَ وَاللهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلاً مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ.

(٧٥٢٣) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہیں زہری نے' انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو۔ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے' خالص ہے' اس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو بدل ڈالا۔ وہ ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے اور دعویٰ کرتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی پونجی حاصل کریں' تم کو جو خدا نے قرآن و حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ تم کو اس سے منع نہیں کرتا کہ تم دین کی باتیں اہل کتاب سے پوچھو۔ خدا کی قسم ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

[راجع: ٢٦٨٥]

تشریح اہل کتاب کی کتابیں پرانی اور مخلوط ہو چکی ہیں پھر تم کو کیا خبط ہو گیا ہے کہ تم ان سے پوچھتے ہو حالانکہ اگر وہ تم سے پوچھتے تو ایک بات تھی کیونکہ تمہاری کتاب بالکل محفوظ اور نئی نازل ہوئی ہے۔

٤٣- باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ وَفِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

باب سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قرآن نازل ہوتے وقت اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کر" آپ اس آیت کے اترنے سے پہلے وحی اترتے وقت ایسا کرتے تھے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ((أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُ مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ اس وقت تک جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے۔"

تشریح اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکر وہی معتبر ہے جو زبان سے کیا جائے اور جب تک زبان سے نہ ہو دل سے یاد کرنا اعتبار کے لائق نہیں۔ زبان اور دل ہر دو سے ذکر ہونا لازم و ملزوم ہے۔

٧٥٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى عَزَّوَجَلَّ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ قَالَ: جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا﴾ أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامِ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ

(٧٥٢٤) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا' ان سے موسیٰ ابن ابی عائشہ نے' ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لاتحرک به لسانک" کے متعلق کہ وحی نازل ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بہت بار پڑتا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے۔ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں تمہیں ہلا کے دکھاتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہلاتے تھے۔ سعید نے کہا کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے' میں تمہارے سامنے اسی طرح ہلاتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہونٹ ہلائے (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه وقرانه" یعنی تمہارے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اس کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم (جبریل کی زبان پر) اس کو پڑھ چکیں اس وقت تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو۔ مطلب یہ ہے کہ جبریل کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہو اور خاموش رہو' یہ ہمارا ذمہ ہے ہم تم سے ویسا ہی پڑھوا دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس آیت کے اترنے کے بعد جب حضرت جبریل آتے (قرآن